ایدھی صاحب! قادیانی محسن انسانیت ﷺ کے دشمن ہیں!!

محمد زاہر نورالبشر

عبدالستار ایدھی پاکستان کی معروف سماجی شخصیت ہیں، ایدھی صاحب 1928ء کو گجرات میں پیدا ہوئے، تقسیم ہند کے بعد انہوں نے پاکستان ہجرت کرلی، یہاں آکر آباد تو ہوگئے لیکن روزگار کچھ بھی نہیں تھا، انہوں نے روزی کی خاطر پان اور بیڑی کی ریڑھی لگالی، ایک دفعہ سوتر منڈی کے مقام پر کسی نے ایک مزدور کو زخمی کردیا، مزدور کو ہسپتال پہنچانے کے لئے وسائل مہیا نہیں تھے، اس لیے ایدھی صاحب اپنی ریڑھی میں مزدور کو ہسپتال پہنچا آئے، یہیں سے پاکستان کے سب سے بڑے فلاحی ادارے "ایدھی فاؤنڈیشن" کی بنیاد پڑی، اس کے علاوہ ایدھی صاحب کی ماں انہیں بچپن میں انسانیت کی خدمت کی تلقین ونصیحت کیا کرتی تھیں، اس لئے ان کے اندر انسانیت کی خدمت کا جذبہ اسی وقت سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، انہوں نے کراچی کے علاقے کھارادر سے ایک چھوٹے سے ادارہ کی بنیاد ڈالی، بعد ازاں ایدھی صاحب کے خلوص، محنت اور دیانت کی بنیاد پر اس ادارے نے بہت جلد ترقی کے منازل طے کیے، یوں ایدھی صاحب کا یہ چھوٹا سا رفاہی ادارہ پاکستان کا سب سے بڑا ویلفیئر سینٹر بن گیا، دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان بھر میں اس کی سینکڑوں شاخیں کھل گئیں، اس ادارے کے ذریعے آج بھی ہزاروں بیواؤں، یتیموں اور ناداروں کی کفالت ہورہی ہے، زلزلہ، سیلاب یا کسی بھی آفت زدہ علاقے میں ایدھی صاحب وہاں کے متاثرین کی مدد میں پیش پیش ہوتے ہیں، بے گور وکفن لاشوں کو دھلانے، کفنانے اور دفنانے میں بھی یہ آگے ہوتے ہیں، یہ دکھوں کی ماری بیواؤں، بے کس و ناجائز اولادوں اور معاشرے کے دھتکارے ہوئے معذوروں کی خاطر سڑکوں پر "بھیک مہم" بھی چلاتے ہیں، پاکستان بھر میں سب سے اولین دارالامان، مردہ خانہ اور پرائیویٹ ایمبولینس سروس انہی کی مرہون منت ہے، آپ ان کی پاپولیریٹی کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ان کے ایک اعلان، ایک درخواست اور ایک ایک التجا پر خواتین اپنے زیورات اتار کر ان کو دیدیتی ہیں، مرد اپنا پرس ان کے ہاتھ میں تھمادیتے ہیں، بچے اپنا جیب خرچ ان کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں۔ ان کی اسی انسانیت دوستی کی

وجہ سے یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مقبول ہیں، بین الاقوامی سطح پر ان کو غیر مسلموں نے بھی لاتعداد ایوارڈز اور انعامات سے نوازا۔

19 اپریل 2011ء کو لندن میں قادیانی جماعت کی طرف سے اپنے احمدیہ ہال میں "ahmadiyya muslim prize for the advencement for peace." کے نام سے ایک پر رونق اور شاندار تقریب منعقد کی گئی، جس میں مرزائیوں کے چھوٹے بڑے کارندوں سمیت غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد حاضر تھی، قادیانی ٹولے کے سربراہ مرزا مسرور احمد کو اسٹیج پر عین درمیان میں براجمان دیکھا گیا، اس تقریب میں عبدالستار ایدھی کو امن کے سب سے بڑے ایوارڈ سے نوازا گیا، اس کے علاوہ مرزا مسرور کی جانب سے ایدھی صاحب کے لیے دس ہزار پاؤنڈ کے چیک کا اعلان بھی کیا گیا، ادھر پاکستان میں موجود ایدھی صاحب نے اس "سعادت" پر قادیانی جماعت کا بھرپور شکریہ ادا کیا اور ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا، ان کا کہنا یہ تھا کہ "انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے، میں کسی تفریق کو نہیں مانتا، قادیانی جماعت نے جو قدم اٹھایا ہے، وہ اللہ کو راضی کرنے کا کام ہے، اللہ انہیں کامیاب فرمائے۔"

یہ باتیں جب میڈیا میں آئیں تو پورے پاکستان میں ایک ہلچل سی مچ گئی اور عجیب سا تاثر دیکھنے میں آیا، میں نے بھی جب یہ خبر سنی اور ایدھی صاحب کا یہ بیان دیکھا تو مجھے عجیب سا محسوس ہوا، واقعی ایدھی صاحب نے جس والہانہ انداز میں قادیانیوں کے اس اقدام پر مسرت کا اظہار کیا اور ان کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا، وہ پاکستانی معاشرے میں تو کم از کم ناقابل قبول ہے۔ ایدھی صاحب کی انسان دوستی کو پوری قوم احترام کی نظر سے دیکھتی ہے، لیکن جب یہ ان قادیانیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کریں جو شریعت محمدیہ کے ساتھ ساتھ پاکستانی آئین کے مطابق بھی کافر مطلق ہیں تو ظاہر ہے عوام میں ردعمل تو پایا ہی جانا تھا۔

ایدھی صاحب کا یہ کہنا کہ میں کسی تفریق کو نہیں مانتا، آئین پاکستان کے آرٹیکل 6 سے یکسر انحراف کے سوا کچھ بھی نہیں، رہی بات اللہ کو راضی کرنے کی تو ایدھی صاحب کی یہ بات قادیانیوں کو سرٹیفکیٹ دینے کے مترادف ہے، اس کے علاوہ ان کو دعائیں دینا کہاں کی دانش مندی ہے؟ یہ تو ایک مضحکہ خیز بات ہے۔

نہ جانے یہ الفاظ ایدھی صاحب نے خود ادا کیے ہیں یا پھر ان سے کہلوائے گئے ہیں؟ ایدھی صاحب کو یہ تو سوچنا چاہیے تھا کہ قادیانی کون ہیں؟ یہ پاکستان کے شہری بھی ہیں تو ان کا حکم کیا ہے؟ جو خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی ماننے والا ہو تو وہ دائرۂ اسلام سے ہی خارج ہے، اس کے علاوہ پاکستان میں ان کے لیے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی بھی اجازت نہیں اور ان کو پاکستان میں وہ حقوق حاصل نہیں جو کسی عیسائی، ہندو اور سکھ شہری کو حاصل ہیں۔ ان کے ساتھ احسان و ہمدردی کے سلوک ورویہ کی ہمارا قانون بھی اجازت نہیں دیتا۔ ایدھی صاحب کو یہ بھی سوچنا چاہئے تھا کہ ان کے اس بیان سے ان کی شرافت پر حرف آسکتا تھا، وہ "قادیانی نواز" ڈکلیئر بھی ہو سکتے تھے، ان کی ساکھ، شخصیت اور کردار پر داغ لگ سکتا تھا۔ افسوس! ایدھی صاحب اپنی سادگی کی وجہ سے مار کھا گئے۔

1901ء سے لیکر آج تک کی قادیانیوں کی تاریخ کا اگر آپ جائزہ لیں تو آپ کے سامنے حقائق کے در وا ہوتے جائیں گے، آپ اس میں دیکھیں گے کہ قادیانیت کا فتنہ امت مسلمہ میں فساد برپا کرنے کے لیے ابھارا گیا تھا، یہ مسلم قوم میں مسلم روپ دھار کر ہمیشہ فتنہ کی آبیاری کرتے رہے ہیں، انہوں نے اس قوم کو کھوکھلا کرنے کے سوا اور کچھ کیا ہی نہیں، جیوش لابی کے پروردہ یہ قادیانی ہمیشہ مختلف ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو گھیرتے رہے، سادہ لوح مسلمانوں کو بہکاتے رہے، پاکستان بھر میں تخریبی کارروائیوں میں یہی استعمال ہوتے رہے ہیں۔

علامہ اقبال ؒ کو اس فتنہ کا زبردست ادراک تھا، اس لیے انہوں نے ڈنکے کی چوٹ پر اس فساد کے خلاف جہاد کیا، وہ تو ایسی دعوت سے ہی اٹھ کر چلے جایا کرتے تھے جہاں کوئی جھوٹے نبی کا پیروکار بیٹھا ہوتا تھا۔ اس قوم کے بے شمار لوگوں کے ساتھ بھٹو صاحب بھی قادیانیوں کی سازش کا نشانہ بنے، کرنل رفیع الدین کی کتاب ''بھٹو کے آخری 323 دن'' میں بھٹو مرحوم کے ارشادات بھی گواہ ہیں، کھر صاحب اور بھٹو صاحب کے علاوہ ہمارے بہت سارے لیڈرز کو یہ آپس میں لڑاتے رہے، ہمارے 1965ء کے ہیرو ایم ایم عالم کے خلاف بھی انہوں نے سازش کی تھی اور اس سازش کی بناء پر انہیں پاک فضائیہ سے نکلوایا گیا تھا، محسن پاکستان ڈاکٹر خان نے اپنے ملک کی سائنسی ترقی کو مفلوج کرنے کا مجرم قادیانیوں کو ہی قرار دیا، ان کا 15 فروری 1984ء کو ایک اخباری نمائندہ کو دیا گیا بیان آج بھی آن دی ریکارڈ ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ''اسرائیل (یہودی)، بھارت (ہندو) اور قادیانی تینوں مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں، اس لیے ان کا ہمارے ایٹمی پروگرام کے خلاف ہونا لازمی امر ہے۔'' اس کے علاوہ 1953ء سے لیکر 1974ء تک کی تحریک ختم نبوت میں بے شمار سیاسی رہنما، علماء، ریٹائرڈ جج و وکلاء اور صف اول کے بے شمار صحافی بھی انسانیت سے خارج اس آلودہ فتنہ کے تار و پود بکھیرنے میں کوشاں رہے۔ ان میں سے آج بھی بہت سارے حضرات حیات ہیں۔

قادیانی روز اول سے ہی اسلام، عالم اسلام اور مسلمانوں کے دشمن رہے ہیں، یہ سانپ سے بھی بدتر ہیں، انہوں نے جس انداز سے پاکستان کو نقصان پہنچایا، وہ ناقابل تصور ہے۔ اگر آج یہ ''انسانیت'' کی خاطر یہ ''نیک قدم'' اٹھاتے بھی ہیں تو وہ بھی ان آستین کے سانپوں کا ایک ڈنک ہے، جو وہ اپنے مخصوص انداز میں ایک بار پھر اسلام کے خلاف معرکہ آرا ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ ہمیں اس لمحے اپنی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں۔

جیسا کہ دوسری طرف سے ایسی خبریں بھی آرہی ہیں کہ قادیانی جماعت کی قیادت کی طرف سے توہین رسالت قانون کے خلاف عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے، جس کے تحت قادیانیوں کی طرف سے 19 اپریل 2011ء کی پہلی تقریب میں عبدالستار ایدھی کو امن کے سب سے بڑے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، جس کا مقصد پاکستان کے ایک بڑے طبقے کی حمایت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں قادیانیت کی آزادانہ تبلیغ اور توہین رسالت قانون کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنا ہے۔

اس سے یہ بات تو طے ہے کہ اس عمل سے قادیانی ایدھی صاحب کے ساتھ انسانیت کی خدمت کا ڈھونگ رچا کر پاکستان سمیت دیگر ممالک میں سیاسی استحکام حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان کی ''انسانیت پسندی'' کو دیکھ کر بہت ساروں کے اذہان میں ان کے خلاف قائم منفی رائے تبدیل ہوسکتی ہے، لاوارث بچوں میں تعلیمی سرگرمیوں کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ بھی ایک اہم ہدف ہے، یہ ہم سب کے لیے انتہائی لمحہ فکریہ ہے، یہ ایدھی صاحب، تمام اہل پاکستان اور خود ختم نبوت کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔

آخر میں ایدھی صاحب سے اتنا عرض ہے کہ ایدھی صاحب! قادیانی کبھی انسانیت کے دوست نہیں ہوسکتے، انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا ہے، بقول آپ کے اگر یہ انسانیت کی خاطر کوئی قدم بھی اٹھا رہے ہیں تو یہ بھی ان کا ایک ڈنک ہے، جس کے پہلے شکار آپ ہی ہیں، یہ آستین کے سانپ کل بھی ہمیں ڈس رہے تھے اور آج بھی یہ اپنی سرشت سے باز آنے والے نہیں، یہ لوگ آپ کو آپ کی سادہ لوحی کی وجہ سے دھوکہ دے رہے ہیں، وہ آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو ایوارڈ دے رہے ہیں تو ان کا شکریہ ادا کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے، لیکن ان کی اور اپنی مذہبی تفریق کو نہ ماننا پاکستانی آئین کی رو سے بھی غلط ہے اور ان کے لیے دعا کرنا تو کسی بھی صورت درست نہیں، آپ سے پوری قوم محبت کرتی ہے جبکہ قادیانیوں سے پوری قوم اجتماعی طور پر نفرت کرتی ہے، آپ انسانیت کے دوست تو ہوسکتے ہیں لیکن وہ انسان دوست تو کیا انسانیت پسند بھی کسی صورت نہیں ہوسکتے، وہ تو محسن انسانیت ﷺ کے بھی دشمن ہیں!!!

خوشخبری

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں شامل گلستان
کے ابتدائی چار ابواب کی انتہائی سہل اور اپنی نوعیت کی منفرد اردو شرح

دبستان شرح اردو گلستان

چھپ کر منظر عام پر آگئی

تالیف: مفتی محمد یوسف صاحب استاذ جامعہ احیاء العلوم وزیر آباد ٹانک

جس میں پہلے ہر لفظ کا لغوی معنیٰ، پھر پورے جملے یا سطر کا بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے اگر کہیں تشریح کی ضرورت محسوس ہوئی تو بین القوسین اس کی وضاحت کی گئی ہے، مشکل اور نادر الفاظ پر اعراب لگادیئے گئے ہیں۔

ناشر: اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی